Vol.4 No.4 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

ناول "ابن الوقت" اور "بنت الوقت" کا نو آبادیاتی تناظر میں تقابلی مطالعہ

COMPARATIVE STUDY OF THE NOVEL "IBN UL WAQT" AND "BINT UL WAQT" IN A COLONIAL CONTEXT

ڈاکٹر نازیہ یونس
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، نمل، اسلام آباد

Abstract
Deputy Nazir Ahmed groom Rashid ul Khairi both literaly and moraly that way a deep reflection of Deputy Nazir Ahmed's personality is noticed in writing of Rashid ul Khair. Deputy Nazir Ahmed wrote novel "Ibnul Waqat" at the same time Rashid ul Khari wrote "Bintul Waqat" during British rule in subcontinent so both of these Novels carry deep imprint of Colonilism. In this article similarties and differences found in both Novels is reviewed. In this way a comparative analysis of both Novels in prespective back ground of colonialism is done.

Keywords: *Deputy Nazir Ahmed, Rashid ul Khairi, Literraly, Differences, Ibnul Waqat, Bintul Waqat, Colonilism, Similarties.*

ا۔ نو آبادیات

نو آبادیات کی تعریف: انگریزی زبان میں نو آبادیات کے لیے کلونیل ازم (Colonialism) کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ جو اردو زبان میں دو الفاظ کا مرکب ہے یعنی "نو" اور "آبادیات" نو بمعنی نئی (New) اور آبادیات سے مراد آبادی قائم کرنا۔ اس لیے ان دو مرکب الفاظ کا معنی ہے ایک علاقے یا خطے پر نئی آبادی قائم کرنا یعنی کہ (building or establish new colonial) ان دو دنیاؤں کی صورت حال فطری نہیں ہے۔ بلکہ یہ با قاعدہ طور پر حاکم اور طاقت ور قوم کے بادشاہ اور رعایا کی سوچیں سمجھے منصوبے کے تحت وجود میں آتی ہے "سٹینفرڈ" انسائکلو پیڈیا آف فلاسفی" میں نو آبادیات کی تعریف ان الفاظ میں کیا گیا ہے کہ:

> (Colonialism is a practice of domination, which involves the subjugation of one people to another (۱)

اردو زبان میں ہم نو آبادیات کی تعریف ان الفاظ میں کر سکتے ہیں کہ جب ایک طاقتور ملک کے باشندے اپنے ملک کی حدود سے نکل کر دوسرے ممالک کے سرحدوں پر حملہ کر کے ان کو اپنے اقتدار میں شامل کر لیتے ہیں اور وہاں کے مقامی باشندوں کو اپنے غلام بنا لیتے ہیں۔ ان مقامی محکوم باشندوں کے وسائل، حقوق اور معدنیات پر قبضہ کر کے اس کو اپنے ابائی خطے (ملک) میں منتقل کر لیتے ہیں اس صورت حال میں قابض باشندے اپنے ملک کو مضبوط بنا لیتے ہیں جبکہ دوسری طرف مقامی باشندوں کا معاشی استحصال کیا جاتا ہے اس نظام کو نو آبادیات کہا جاتا ہے

(ب) نو آبادیاتی ہندوستان کا پس منظری مطالعہ: برصغیر پاک و ہند زرخیز خطہ ہے اس لحاظ سے دور قدیم سے غیر ملکی اقوام کی آماجگاہ بنا رہا لیکن ان غیر ملکی اقوام کا ہندوستان پر قابض ہونا اور یہاں پر مستحکم ہونا پھر مقامی لوگوں پر حکومت کرنا اس عمل میں بعض مقامی باشندوں کا بھی ہاتھ ہے۔ ہندوستانی دنیا کی اقوام سے تجارت کرتے تھے۔ ابتدا میں تجارت کا لین دین صرف عرب تاجروں کے ساتھ تھا لیکن جب ۷۱ھ میں "محمد بن قاسم" نے ہندوستان کا رخ کیا تو یہاں پر آمد و رفت کا ایک نیا سلسلہ شروع ہو گیا، ہندوستان میں وارد اقوام کی آمد کا یہ سلسلہ اس طرح جاری رہا۔ ان مختلف اقوام کے باشندوں میں پرتگالی، فرانسیسی، ڈچ، ولندیزی اور برطانوی انگریز شامل تھے۔ برطانوی انگریزوں نے تجارت کی غرض سے ہندوستان کا رخ کیا لیکن آہستہ آہستہ قابض ہونے لگے۔ بالآخر ۱۶۰۱ء میں ہندوستان کی سرزمین پر برٹش ایسٹ انڈیا کمپنی کی بنیاد رکھی۔ انیسویں صدی عیسوں سے پہلے پہلے ہندوستان کے اکثر علاقے برطانوی اقتدار میں شامل ہو گئے تھے۔ برطانوی راج نے ہندوستان کے نظام حکومت کو چلانے کے لیے نو آبادی طرز پر نئی پالیسیاں اور قوانین بنائیں۔

۱۸۵۷ء کے بعد پورے برصغیر پاک و ہند پر برطانوی نو آبادکاروں نے اپنی حکومت کا جھنڈا لہرا دیا۔ اس حکومتی ڈھانچے نے یہاں کے مقامی حکومت کلچر، معیشت، تہذیب، تعلیم، لباس، خوراک، مقامی باشندوں کے عادات و اطوار، اخلاق و ادب، طرز زندگی، لوگوں کے ذہنیت اور عقائد غرض ہر

Vol.4 No.4 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

شعبہ ہائے زندگی کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ اس برطانوی نو آبادیاتی نظام سے ہندوستان کے مقامی ادبا بھی بری طرح متاثر ہوئے۔ جس سے مقامی ادیبوں کے خیالات، رویے اور فن پارے بھی مغربی تہذیب سے متاثر ہوئے اور ان لوگوں کے رنگ میں رنگ ہوئے ان مقامی ادیبوں میں "مولانا الطاف حسین حالی، شبلی نعمانی، ڈپٹی نذیر احمد، محمد حسین آزاد، سر سید احمد خان، اکبر الہ ابادی اور علامہ رشد الخیری کے نام اس حوالے سے خصوصی اہمیت کی حامل ہیں۔ ان ادیبوں نے جو ادب تخلیق کیا ہے۔ ان میں نو آبادیاتی دور کی عکاسی ملتی ہے۔

(ج) ڈپٹی نذیر احمد کا مختصر تعارف:

ڈپٹی نذیر احمد ہندوستان کے شہر بجنور میں ۱۸۳۱ء کو پیدا ہوئے۔ نذیر احمد کے والد کا نام "مولوی سعادت علی" انہوں نے روایتی تعلیم گھر پر اپنے والد سعادت علی سے حاصل کی جس میں فارسی اور عربی کی تعلیم شامل تھی۔ اس تعلیم کے ساتھ ساتھ والد نے شریفانہ زندگی گزارنے کے طریقے بھی سکھائے پھر ان کے والد نے مولوی عبد الحق کے حوالے کیا۔ اس زمانے میں اورنگ آباد مسجد کا مدرسہ دینی علم کے حوالے سے دلی کی مشہور مدرسوں میں شمار ہوتا تھا۔ پھر انہوں نے اس مدرسے میں دینی تعلیم حاصل کی۔ مولوی عبد القادر کی بیٹی سے دلی میں نکاح کرنے کے بعد انہوں نے دلی شہر میں مستقل سکونت اختیار کر لی۔

انہوں نے مختلف ملازمتیں کیں وقت گرنے کے ساتھ ساتھ وہ ڈپٹی کلکٹر کے عہدے پر مامور ہو گئے اسی دوران ان کو انگریزی زبان سیکھنے کا موقع ملا۔ ۱۸۶۹ء میں جب ان کا پہلا ناول "مراۃ العروس" شائع ہو گیا تو حکومت وقت نے ان کو ایک ہزار روپے نقد انعام سے بھی نوازا۔ اس سے ان کی ادبی زندگی کا باقاعدہ ادبی سفر شروع ہو گیا۔ اس کے بعد انہوں نے بنات النعش (۱۸۷۱ء)، توبتہ النصوح (۱۸۷۴ء)، فسانہ مبتلا (۱۸۸۵ء)، ابن الوقت (۱۸۸۸ء)، ایام (۱۸۹۱ء)۔ اور رویائے صادقہ (۱۸۹۳ء) جیسے شاہکار ناول تخلیق کیے۔ ان کی ادبی زندگی کا یہ سلسلہ 1893ء تک جاری رہا اس کے بعد انہوں نے مذہبی مطالعے کی طرف رجوع کیا۔ جب انہوں نے "امہاۃ الامہ جیسی کتاب لکھی تو لوگون نے ان پر کفر کا فتویٰ لگایا۔ دوسرے لوگوں نے اس کتاب کی تمام جلدیں زیر آتش کر دیں اس کے بعد انہوں نے تصنیف و تالیف کے کام کو خیر باد کہا۔ چند ماہ تک بیمار رہے فالج نے ان پر حملہ کیا جس کی وجہ سے مئی ۱۹۱۲ء کو وفات پائی وفات کے بعد ان کو "حضرت خواجہ، باقی باللہ" کے مقبرے میں دفن کیا گیا۔

نذیر احمد بہت سے خوبیوں کے مالک تھے۔ وہ بیک وقت ادیب، مقرر، شاعر، خطیب اور سرکاری ملازم تھے۔ ان تمام خوبیوں کے باوجود انہوں نے ادب کی دنیا میں جس صنف سے شہرت حاصل کی ہے وہ ہے "ناول نگاری" ان کے ناول نگاری کو تنقید نگاروں نے دو حصوں میں تقسیم کیا ہیں۔ نذیر احمد کے ناول نگاری کا پہلا دور ۱۸۶۹ء سے لے کر ۱۸۷۴ء تک ہے۔ اس دور کے ناولوں کے واقعات اور پلاٹ اتنے مربوط نہیں جتنے دوسرے دور کے ناولوں کے ہیں۔ ناول نگاری کا دوسرا دور ۱۸۸۴ء سے شروع ہوتا ہے اور ۱۸۹۳ء پر ختم ہوتا ہے۔

(د) علامہ راشد لخیری کا مختصر تعارف:

علامہ راشد الخیری کو مصور غم بھی کہا جاتا ہے ۱۸۶۸ء کو ہندوستان کی مشہور شہر دلی میں پیدا ہوئے۔ ایک مذہبی اور علمی گھرانے میں آنکھ کھولی۔ والد کا نام عبد الواحد تھا جو حیدر آباد میں اعلیٰ عہدے پر فائز تھے اس زمانے میں ان کے خاندان والوں کو مذہبی اور علمی لحاظ سے بہت شہرت حاصل تھی اس کے ساتھ ساتھ وہ اس دور میں مغلیہ خاندان میں معلمی کے فرائض سر انجام دیتے تھے۔ اس لیے اس معاشرے کے لوگ ان کے خاندان والوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ رشتے میں مولوی نذیر احمد، علامہ راشد الخیری کے پھوپھا تھے۔ نذیر احمد نے ان کی اخلاقی، علمی اور ادبی تربیت کی راشد کے اندر ناول اور کہانی لکھنے کا جذبہ پیدا ہوا۔

علامہ راشد الخیری نے رسالہ "مخزن" کے علاوہ "عصمت، بنات، تمدن" اور جوہر نسواں جیسے رسالوں میں عورتوں کے حوالے سے اصلاحی مضامین لکھے۔ تاکہ تحریروں کے اس کے ذریعے وہ ہندوستانی عورتوں کی اصلاح کر سکیں۔ اس اصلاحی مقصد کے حصول کے لیے انھوں نے اصلاحی ناول لکھنا شروع کیے۔ ناول کی صنف میں کہانی لکھنا شروع کی اور نذیر احمد کے اصلاحی انداز کو اپنایا انہوں نے اپنی کہانیوں کے ذریعے مسلمان عورتوں کو جدید دور کے تقاضوں پر عمل پیرا کرانے کی کوشش کی۔ راشد الخیری نے 1937ء میں وفات پائی۔ نو آبادیاتی اصلاحی ناولوں کے حوالے سے ان کے مشہور ناول: بنت الوقت (۱۹۱۸ء) صبح زندگی (۱۹۰۷ء)، شام زندگی (۱۹۱۷ء) شبِ زندگی، نوحہ زندگی اور نالہ زار ہیں۔

Vol.4 No.4 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

نو آبادیاتی دور کے ناول نگاروں میں ایک اہم نام علامہ راشد الخیری کا بھی ہے ان کے بعض ناولوں کے موضوعات تاریخی ہیں تو بعض بالکل اصلاحی ناول ہیں جس میں ہندوستانی عورتوں اور ہندوستانی معاشرے کو موضوع بنایا گیا ہے انہوں نے اپنے ناولوں کے ذریعے زندگی گزارنے کا نقطہ نظر پیش کیا ہے ہندو کرداروں کا ذکر ان کے ناولوں میں بہت کم ہے لیکن مسلمان کرداروں اور نو آبادکار باشندوں کو اپنا موضوع بنایا ہے۔انہوں نے ناولوں میں نہ کھل کر مغربی تہذیب اور رسوم وروایات کی مخالفت اور نہ ہی اس کی حمایت اور تقلید کی بات کی۔ بلکہ امتزاجی رویہ نظر آتا ہے۔

ڈپٹی نذیر احمد کے ناول ابن الوقت کا نو آبادیاتی تناظر:

اس موضوع کے آغاز میں ہم نے ہندوستان میں نو آبادیاتی نظام کو بیان کیا ہے۔اس کے بعد نو آبادیاتی نظام اور اس کے حوالوں کو سامنے رکھ کر ڈپٹی نذیر احمد کے ناول ابن الوقت اور علامہ راشد الخیری کے ناول بنت الوقت کے کرداروں میں نو آبادیاتی نظام کی صورت حال اور اس نظام سے در پیش مسائل کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ان دونوں ادیبوں کا تعلق ہندوستان کی سرزمین سے ہے۔دونوں کا تعلق نو آبادیاتی دور سے ہیں اور دونوں نے ایک جیسے موضوعات پر ناول تخلیق کیے ہیں۔ان دونوں ناول نگاروں کے ناولوں میں موجود افتراقات اور اشتراکات کو دریافت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

ڈپٹی نذیر احمد کا یہ نظریہ تھا کہ معاشرے میں وقت کے ساتھ توازن کے ساتھ تبدیل ہونے میں کوئی قباحت نہیں۔اس ناول کے ذریعے نذیر احمد نے نو آبادیاتی عہد کے معاشرے کی تصویر کشی کی ہے اس ناول کا مرکزی کردار ابن الوقت ہے جس کے معنی ہیں وقت کا بیٹا یہ کردار اصل میں مقامی ہندوستان کا محکوم باشندہ ہے لیکن وہ مغربی نو آبادکاروں کی طرح بننے کی کوشش کرتا ہے۔

"ابن الوقت کی تشہیر کی بڑی وجہ یہ ہوئی کہ اس نے ایسے وقت میں انگریزی وضع اختیار کی جب کہ انگریزی پڑھنا کفر اور اور انگریزی چیزوں کا استعمال ارتداد سمجھا جاتا ہے۔(2)

نو آبادیاتی پہلو کا ذکر نذیر احمد نے یوں بیان کیا ہے کہ:

"انگریزی عمل داری نے ہمارے دولت، ثروت، رسم ورواج، لباس، وضع، طور طریقہ، تجارت، مذہب، علم، ہنر، عزت، شرافت سب چیزوں پر تو پانی پھیرا تھا" (3)

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں ایک انگریز آفسر زخمی ہو جاتا ہے۔اس سخت حالات میں ابن الوقت ان کی مدد کرتا ہے اس کو زخمیوں کے ڈھیر سے اٹھاتا ہے اور اپنے گھر میں پناہ دیتا ہے۔اپنے گھر میں اس کی تیمارداری کرتا ہے۔صحت یابی تک وہ انگریز ان کے ہاں مقیم رہتا ہے۔اس دوران میں وہ دونوں آپس میں مغرب اور مشرق کی تہذیب، لباس اور رہن سہن پر گفتگو کرتے ہیں مسٹر نوبل اس طرح کی باتیں کرتا ہے کہ ہندوستانی باشندوں کا لباس کمتر اور ناقص ہے یہ لوگ عقل سے کام نہیں لیتے یہ حقیر ہیں ان باتوں سے ابن لوقت بہت متاثر ہوتا ہے اور مقامی لباس کو کمتر اور ناقص تصور کرکے نو آباد کاروں کا لباس پہن لیتا ہے ابن لوقت پر اس نو آبادیاتی تمدن کے اثر کو مصنف نے یوں بیان کیا ہے۔

"ابن الوقت کو سیدھا اس کے بنگلے پر لے گیا اور جائے کے ساتھ حجامت کروا، اصطباغ دے، یعنی پہلا دھلا، موسم اور وقت اور موقع کے لحاظ سے فیشن کے مطابق انگریزی سوٹ پہنا، نکتہ، دمچی، پوزی، ٹائی۔ کالر سب کس کسا کر اس کو اچھا خاصا عین میں یورپین جنٹلمین بنادیا"(4)

اس وقت انگریز نو آبادکار بعض مقامی آزاد خیال باشندوں کو اپنے مفاد کے لیے استعمال کرتے تھے تاکہ ان کی حکومت کو تقویت اور استحکام مل جائے جو مقامی لوگ ان کی طرفداری کرتے تھے۔ توان کو وقتی طورہ پر مراعات اور القابات دیے جاتے تھے۔ان کی جھوٹی تعریفیں بھی کرتے تھے حتیٰ کہ نقد انعام سے بھی نوازا جاتا تھا۔جب ابن الوقت نے غدر کے دوران ایک انگریز کی جان بچائی تو انگریزوں نے اس کو نوکری سے بھی نوازا اور اس کے خاندان والوں کا بھی خیال رکھا۔یہ سب مراعات انہوں نے اپنے مفادات کے تحت دیں۔نو آبادکاروں نے ابن الوقت کی خوب قدر اور تعریفیں کیں اور اپنے دربار میں آنے کی اجازت بھی دے دی ورنہ تو نو آبادکاروں نے ہندوستان میں اپنے علاقوں میں جگہ جگہ یہ جملہ لکھا تھا کہ۔"ہندوستانیوں اور کتوں کا آنا ممنوع ہیں۔

"انگریز دربار میں ابن الوقت کو انگریزوی زبان نہیں آتی تو نوبل صاحب نے ان کی ترجمانی کیا اور یہ بات ان کو بتایا کہ لفٹننٹ صاحب بھی آپ کا تہہ دل سے شکر گزار ہے۔لفٹننٹ صاحب آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ آپ بھی کیمپ کو چلیں"(5)

ہندوستانی تہذیب میں کے لوگوں کا رہن سہن، لباس، اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا دوسری تہذیبوں سے مختلف ہے جبکہ اس کے برعکس مغربی تہذیب کے باشندوں کا لباس، تعلیم، طرز زندگی، رہن سہن اور چال چلن میں بھی فرق ہے یہ افتراقات دو تہذیبوں کے درمیان بہت واضح نظر آتے تھے۔ برطانوی نو آباد کار مغربی تہذیب اور ثقافت کو اعلیٰ اور ہندوستانی تہذیب کو کمتر تصور کرتے تھے جو اصل میں نو آباد کاروں کا ایک ایجنڈا تھا کہ وہ لوگوں پر برتری حاصل کریں اور محکوم باشندے ان نو آباد کاروں کی اندھا دھند پیروی کریں۔ اس اندھا دھند مغربی تقلید کو مصنف نے طنز کا نشانہ بنایا ہے۔

"اس نے بے تمیزی سی بے تمیزی کی، دائیں ہاتھ میں کانٹا لیا تو بائیں ہاتھ میں چھری، پھر نوبل صاحب کے بتانے سے کانٹا بائیں میں لیا تو چھری کو اس زور سے کانٹے پر ریت دیا کہ ساری چھری کی ساری باڑھ جھڑ پڑی۔(6)

برطانوی نو آبادکاوں نے جب برصغیر پر حکومت کرنے کا سوچا تو انہوں نے یہاں پر اپنے تعلیمی ادارے قائم کیے ان کاداروں میں اہم "فورٹ ولیم" (۱۸۰۰ء) اور دلی کالج (۱۸۲۵ء) تھے۔ دلی کالج میں مشرقی علوم کے ساتھ ساتھ مغربی علوم کی بہت سارے شعبے قائم کیے۔ جس میں علم سیاسیات، جغرافیہ، مغربی فلسفہ، نیچرل سائنس، یورپی زبانیں اور فنی تعلیم رائج تھی۔ نذیر احمد ناول میں ابن الوقت کے کردار کے ذریعے لوگوں کو یہ تلقین کرتے ہیں ۔ ترقی کا راز مغربی علوم میں ہے اس کے ساتھ ساتھ وہ یہ بھی بتاتے ہیں کہ محکوم باشندے انگریزی زبان سیکھیں گے تو وہ کامیاب ہوں گے۔

"اہل یورپ کی عظمت سلطنت میں نہیں ہے بلکہ ان کی تمام عظمت ان علوم میں ہے جو جدید ایجاد ہوئے ہیں اور ہوتے جائے ہیں اور جن علوم کے ذریعے سے انہون نے ریل اور تار برقی اور سٹیمر اور ہزار ہا قسم کی بکار آمد کلیں بنا ڈالی ہیں"۔(7)

یہ بھی صاف ظاہر ہے کہ حاکم قوم کے باشندے محکوم قوم کے باشندوں کے ہر شعبہ ہائے زندگی کو متاثر کرنے کی کوشش کرتے ہیں اس لیے نو آباد کار قوم نے ہندوستانی قوم کی تبدیلی کے لیے طرح طرح کے حربے اختیار کیے ان لوگوں کا یہ مقصد تھا کہ مقامی لوگوں میں ایسے لوگ پیدا ہو جائے گے جو رنگ اور نسل سے ہندوستانی ہو لیکن ذہن سے انگریز ہوں۔ انہوں نے ہندوستان کی مقامی علمی، ادبی، سیاسی، مذہبی، سماجی اور فکری غرض ہر حوالے سے باشندوں کو متاثر کیا۔ اپنی پالیسوں کے ذریعے انہوں نے ایسے مقامی باشندے پیدا کیے جن میں بعض اس حد تک متاثر ہوئے کہ وہ مذہب کے سوا ہر چیز میں انگریز بننا چاہتے تھے اس کو مصنف نے اس طرح بیان کیا ہے۔

"جہاں تک ممکن ہو ہندوستانیوں کو انگریز بنایا جائے خوراک میں، پوشک میں، زبان میں، عادت میں، طرز تمدن میں، خیالات میں، ہر چیز میں اور وقت اس کے لیے چپکے چپکے کوشش کر رہا ہے"(8)

نو آباد کاروں کی آمد سے ہندوستان کے مسلمانوں کے مذہبی عقائد بھی بری طرح متاثر ہوئے۔ مذہب میں جدت اور انحراف سے بغاوت کا جذبہ در اصل میں نو آبادیاتی نظام کا اثر تھا جس کو ابن الوقت نے اپنانے کی کوشش کی ہے۔

"انگریزی سوسائٹی کا اثر یہ دیکھا کہ پہلے، وقت سے بے وقت ہوئی، پھر نوافل، پھر سنن جاکر نرے فرض رہے، وہ بھی پانچوں وقت پہلی رکعت میں سورہ عصر تو دوسری میں سورہ کوثر، پھر جمع بین العصر والمغر بیبن شروع ہوا"۔(9)

نذیر احمد کو یہ خدشہ ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ابن الوقت مغربی تہذیب وتمدن کے نو آبادیاتی اثرات سے عیسائی نہ بن جائے۔

"یہاں نماز وغیرہ کا کچھ اہتمام معلوم نہیں ہوتا تمام کروں میں جدھر دیکھو تصویریں ہی تصویں دیکھائی دیتی ہے"۔(10)

ڈپٹی نذیر احمد کے ناول ابن الوقت میں نو آبادیاتی ہندوستان کی مکمل تصویر انہوں نے مختلف کرداروں کے ذریعے پیش کی ہے ابن الوقت کردار کے ذریعے انہوں نے مغربی تہذیب کی پیروی کرنے والے مقامی باشندوں کی عکاسی کی ہے اور حجتہ الاسلام کے کردار کے ذریعے انہوں نے ہندوستان

کے ان مذہبی مسلمان گروہ کی عکاسی کی ہے جو ان نو آبادکاروں کی نظام حکومت اور سیاسی حربوں کے باوجود دین اسلام اور مشرقی تہذیب پر ڈٹ کر کھڑے ہیں۔اسی طرح اپنی زندگی دین اسلام کے اصولوں کے مطابق گزارتے ہیں۔

(د) ناول بنت الوقت کا نو آبادیاتی تناظر:

علامہ راشد الخیری کے ناول بنت الوقت میں نو آبادیاتی ہندوستانی باشندوں کی عکاسی کی گئی ہے اس ناول میں انہوں نے بنت الوقت کے کردار کے ذریعے محکوم انجذابی گروہ کی تصویر کشی کی ہے جبکہ استانی صاحبہ، حسین بی اور بزرگ کے کردار میں امتزاجی جذبہ موجود ہے۔جو مغربی تہذیب کے اندھا دھند تقلید کے بالکل منافی ہے۔ناول میں امتزاجی کرداروں کے ذریعے مصنف نے جابجا بنت الوقت کو تنقید اور طنز کا نشانا بنایا ہے اور مسلم کردار حسین بی کے کردار سے یہ دکھانے کی کوشش کی ہے۔کہ انگریزی تہذیب و تمدن اور کلچر اپنانے سے مسلم مذہب اور اسلام کو نبھانا ممکن ہے۔

برطانوی نو آبادکاروں کے ہندوستان پر قابض ہونے کے بعد یہاں کے مقامی باشندے بہت متاثر ہوئے انہوں نے مقامی کلچر، تہذیب اور لوگوں کے خیالات بھی متاثر کیے۔ہندو قوم کے علاوہ محکوم مسلمانوں میں ایک ایسا طبقہ پیدا ہو گیا جس میں مشرقی خیالات کے ساتھ ساتھ مغربی تہذیب اپنانے کے جذبات پیدا ہو گئے۔جو مشرقی ہونے کے باوجود مغربی خیالات و افکار کی پیروی کرنے کے دلدادہ تھے۔تاکہ نو آبادکار باشندے انھیں ترقی پسند اور رجعت پسند جانیں۔مغرب کے ان مادی تقلید کی وجہ سے مسلمانوں کے مذہب کو نقصان پہنچا۔جو اصل میں نو آبادکاروں کی ایک سازش تھی اسی نو اباد یاتی جذبے کو مصنف نے بیان کیا ہے۔

"افسوس اس تغیر کے ساتھ اس انقلاب سے منسلک اور اس تغیر کے سلسلہ میں جو نئی مصیبت پیدا ہوئی تکبر خود غرضی اور لامذہبی کا وہ آغاز تھا۔جو باپ سے چلا اور بیٹی پر------وحید سے شروع اور فرخندہ پر ختم ہو-------مرزا وحید کا غضب یہ تھا کہ زندگی کے سامنے موت کو فراموش کیا"(11)

برطانوی نو آبادکاروں نے ہندوستان میں اپنی حکومت کے استحکام کے لیے تعزیری قوانین بنائے جن کے ذریعے وہ معمولی غلطیوں اور جرائم پر سخت سزائیں دیتے تھے۔اس طریقہ کار کا مقصد یہ تھا کہ جو محکوم باشندے جو حکومت سے بغاوت پر تلے ہوئے ہیں۔وہ باز آجائیں۔اس کے علاوہ مقامی باشندوں کے ذہن اور دلوں میں خوف وہراس پیدا ہو جائے۔وہ انگریزوں کی حکومت اور قوانین کو تسلیم کریں۔اپنی حکومت کے استحکام کے لیے انگریزوں نے بہت سارے بے گناہ ہندوستانیوں کو سرعام قتل کیا اس عمل کے اپنانے سے نو آبادکارون کا رعب و دبدبہ پورے ہندوستان میں قائم ہوا۔

"مجید کی زندگی میرے تمام امیدوں کا خون اور کل آرزوں کو پامال کرنے والی ہے یہ وقت تھا کہا انسانی جان گاجر مولی سے زیادہ وقعت نہ رکھتی تھی اور روز صبح کو چاندی کے میدان میں بیسوں باغی بھیڑ بکری کی طرح ذبح ہوتے تھے وحید کے اشارے کی دیر تھی مجید باغیوں میں گرفتار ہو کر مقتل میں بھیج دیا گیا"۔(12)

ذہنی تقسیم کا مسلہ بھی ایک نو آبادیاتی پہلو ہے جب انگریز ہندوستان کے حاکم بنے تو انہوں نے صرف مغربی تہذیب کو اعلیٰ تسلیم کیا ان لوگوں کے رہن سہن اور ضروریات زندگی کی چیزویں محکوم باشندوں سے مختلف تھیں۔انہوں نے مقامی لوگوں کو کمتر، غیر مہذب اور غیر شائستہ ہونے کا احساس دلایا اس لیے کچھ ہندوستانی اپنے آپ کو مغربی تہذیب میں رنگنے لگے۔

"واکر اہال کے جلسہ سنگ بنیاد میں جس کی سکرٹری فرخندہ نصیر الحق تھی ہندو مسلمان فارسی عیسائی ہر قوم کی عورتیں شریک تھیں---۔رنگ برنگ جھنڈیاں اور پھول چاروں طرف ہوا میں لہراتے تھے۔شامیانوں کے نیچے کرسیاں دریوں پر فینسی اسٹول میزون پر خوبصورت گلدستے۔بنت الوقت سر سے پاؤں تک کسی طرح مس واکرے سے کم نہ تھیں"۔(13)

مغربی معاشرے میں عورتیں آزاد خیال ہیں مردوں کی طرح ان پر کوئی پابندی نہیں لیکن ہندوستانی معاشرے میں ایسا نہیں ہے۔مصنف نے اس کو اس طرح بیان کیا ہے۔

"صفیہ احسن تھوڑے روز کی مہمان اور چند روز کی مسافر ہے پر دہ نے اس کی صحت ظلم نے اس کی حالت اور غصب حقوق نے اس کیکیفیت بدترین کر دی۔۔۔ مگر ہمارے نگاہ میں اسکی موت کا سبب اس کی مصیبتوں کی وجہ اور اس کی تکلیفوں کے باعث تمہاری زندگی ہوگی"۔(14)

۱۸۵۷ء کی تاریخ بر صغیر پاک وہند کے لیے ایک نئی موڑ کی حیثیت رکھتی ہے۔ مغربی تہذیب کے افکار و نظریات اتنی تیزی کے ساتھ بر صغیر میں پھیلنے لگے جس کے نتیجے میں ہندوستان کے لوگوں کے مذہبی اور روحانی اقدار بھی متاثر ہوئے جس کی وجہ سے بعض محکوم مسلمان باشندوں نے مغربی تہذیب کی تقلید شروع کی۔ ان کی پیروی سے وہ مذہب اور روحانیت سے دور ہوگئے۔ علامہ راشد الخیری کا خیال ہے کہ مغربی تہذیب و ثقافت کی پیروی اصل میں مسلمانوں کا زوال ہے س کے سوا کچھ نہیں۔

"استانی جی منہ ہی دیکھتی رہیں اور بنت الوقت یہ جاوہ جا ساڑھے آٹھ بجے عشاء کا وقت تھا مگر جا نماز تھی نہ وضو کو پانی اور کیون ہو تا اس سرے سے اس سرے تک سب ایک ہی رنگ میں ڈوپے ہوئے تھے خود ہی بارہ نکلے پانی لیا وجو کیا جا نماز مانگی تو مامائیں ایک دوسرے کا منہ تکنے لگیں۔۔۔۔اپنا برقع بچھا کر نماز پڑھی پڑھ چکیں۔۔۔"۔(15)

مختصر یہ کہ اس ناول کی پوری کہانی نو آبادیاتی دور پر مبنی ہے۔ علامہ راشد الخیری نے ناول میں مختلف کرداروں کے ذریعے ہندوستان کی نو آبادیاتی دور کی عکاسی کی گئی ہے۔ اس کہانی میں جو مرکزی کردار ہے وہ مختلف جذبوں کے حامل ہیں مثلاً بنت الوقت کردار کا رویہ مکمل انجذابی ہے ان کے والد مرزا حمید بھی انجذابی جذبہ رکھتے ہیں۔ استانی جی، حسین بی اندھا دھند پیروی کرنے والے نہیں ہیں ناورل میں جابجا مصنف نے بنت الوقت کے کردار کو مغربی تہذیب اپنانے پر تنقید کا نشانا بنایا ہے ناول کی پوری کہانی مشرقی اور مغربی تہذیب کی آمیزش پر مبنی ہے۔

مختصر یہ کہ دونوں ناولوں کا جائزہ لیا جائے تو دونوں ناولوں میں مختلف کرداروں کے ذریعے یہ دکھانے کی کوشش کی گئی ہے کہ حاکم طبقے کا رویہ نو آبادیاتی باشندوں سے کیسا تھا۔ کن کن حربوں سے وہ ان کو اپنا ماتحت بناتے اور کن کن طریقوں سے ان کو اپنے تہذیب و ثقافت رہن سہن اور کلچر سے دور کرنے کی کوشش کرتے انہی حالات کو ناولوں کا موضوع بنایا گیا ہے ۔

ناول ابن الوقت اور بنت الوقت کا تقابلی مطالعہ:

اب ان دونوں ناول نگاروں کے ناولوں یعنی ابن الوقت اور بنت الوقت میں جو افتراقات اور اشتراکات پائے جاتے ہیں ان کے چیدہ چیدہ نکات درجہ ذیل ہیں۔

دونوں فن پاروں میں اشتراکات

ہیئت کے لحاظ سے دونوں فن پاروں کا تعلق ناول کی صنف سے ہے جو مشترک خصوصیت ہے۔

(ا)پلاٹ:

پلاٹ افسانوی ادب بلخصوص ناول اور افسانے کا اہم ترین جز تسلیم کیا جاتا ہے۔ جس کے ذریعے مصنف کہانی کے واقعات ایک خاص ترتیب کے ساتھ پیش کرتا ہے جس سے پڑھنے والا نہ صرف لطف اندوز ہوتا ہے بلکہ انسانی زندگی اور اس کے متعلق حقائق اور انکشافات سے بھی واقف ہوتا ہے۔ ناقدین کا خیال ہے کہ نذیر احمد کے ناولوں میں پلاٹ کی وہ تمام خوبیاں موجود نہیں لیکن پھر بھی کسی حد تک فن کے بعض نقوش اس میں نظر آتے ہیں۔ اس لیے پلاٹ کا تصور کسی حد تک ان کے ناولوں میں موجود ہے۔

جمیل اختر کہتے ہیں۔

"ناول ابن الوقت بھی نذیر احمد کا ایک کامیاب ناول مانا جاتا ہے۔ اس ناول میں دو تہذیب کا ٹکراؤ کی تصویر کشی چند کردار کی کش مکش سے کی گئی ہے"۔(16)

علامہ راشد الخیری کے ناول بنت الوقت کا پلاٹ مربوط ہے اس میں بھی واقعات کو ایک خاص تسلسل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ ناول کے میدان میں نذیر احمد سے کافی حد تک متاثر تھے ان کے حوالے سے پروفیسر سید وقار عظیم لکھتے ہیں۔

Vol.4 No.4 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

"راشید الخیری کے پورے فن کی بنیاد نذیر احمد کی دی ہوئی اس روایت پر ہے جس کا آغاز مراۃ العروس اور بنات النعش سے ہوا"۔(17)

ناول بنت الوقت کا پلاٹ ابن الوقت کی طرح بھی انسانی معاشرے کی کہانی پر مبنی ہے اس میں کوئی واقعہ موضوع سے ہٹ کر نہیں ہے شروع سے آخر تک دونوں مصنفین نے نو آبادیاتی باشندوں کی مغربی پیروی اس کے اثرات کو بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔پورے ناول میں کوئی ایسا واقعہ نہیں ہے جس کا تعلق براہ راست اس کہانی سے نہ ہو۔

(۲)کردار نگاری:

ناول کے اجزائے ترکیبی میں کردار نگاری کی اہمیت پلاٹ سے کسی طرح کم نہیں ہے۔

ڈپٹی نذیر احمد کے کردار اسم مسمیٰ ہوتے ہیں جیسے ابن الوقت کے معنی ہیں وقت کا بیٹا اور ہجرت الاسلام کے معنی ہیں اسلام کی دلیل۔

مختلف کرداروں کے ذریعے مصنف نے دو مختلف اقوام کے معاشروں اور تہذیبوں کی عکاسی کی گئی ہے مثلاً مسٹر نوبل کے کردار کے ذریعے مصنف نے مغربی تہذیب وثقافت ان لوگوں کے فنون اور علوم کی افادیت کو بیان کیا ہے۔دوسری طرح حجتہ الاسلام کے کردار سے اسلامی اور مشرقی تہذیب وثقافت اور برصغیر کی روایات کو پیش کیا ہے اور صاحب کلکٹر کے کردار کے ذریعے ہندو قوم کی عکاسی کی گئی ہے۔

علامہ راشید الخیری کے ناول بنت الوقت کے کردار بھی ہندوستانی معاشرے اور گوشت پوشت کے انسان ہیں۔جن کا تعلق ہندوستان کی نو آبادیاتی سرزمین سے ہے ابن الوقت کی طرح اس ناول کا مرکزی کردار بنت الوقت بھی اسم با مسمیٰ ہے یعنی وقت کی بیٹی مس واکر کے کردار کے ذریعے مصنف نے برطانوی نو آبادیاتی باشندے ان کے چال چلن اور مغربی تہذیب کی عکاسی کی گئی ہے۔دوسری طرف حسین بی کے کردار کے ذریعے مشرقی اور اسلامی تہذیب کی نمائندگی کی گئی ہے۔یوں دونوں ناولوں کے کرداروں کا تعلق نو آبادیاتی ہندوستان کی سرزمین سے ہے۔

کردار ابن الوقت اور بنت الوقت کی سوچ اور فکر اور چال چلن میں یکسانیت موجود ہے۔اسی طرح حجتہ الاسلام اور حسین بی کے کرداروں میں بھی توازن اور یکسانیت بدرجہ اتم موجود ہے۔

دونوں ناولوں کے کردار جامد ہیں۔دونوں ناولوں کے مرکزی کردار اندھا دھند مغربی تقلید کے حامل نظر آتے ہیں۔یہ دونوں مرکزی کردار مشرقی علوم اور تہذیب وثقافت کو نامکمل اور ناقص تصور کرتے ہیں اور مغربی علوم وفنون اور ان کے طور طریقے اپنانے پر فخر محسوس کرتے ہیں۔ 1857 کے بعد ہندوستان کے محکوم باشندے جن مشکلات سے دوچار تھے دونوں ادیبوں نے اپنے ناولوں میں ان کو مختلف کرداروں کے ذریعے پیش کیا۔

(۳)مکالمہ نگاری:

ناول کی صنف میں مکالے کو بہت اہمیت حاصل ہے۔مکالے کر ذریعے مصنف کہانی کو آگے بڑھانے کی کوشش کرتا ہے۔نذیر احمد کے مکالمہ نگاری کے حوالے سے مولانا عبدالقادر لکھتے ہیں۔

"نذیر احمد پہلے شخص ہیں جنھوں نے مکالے کو بعینہٖ ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے۔ناول ابن الوقت میں ہر کردار کی زبان سے مصنف وہی مکالے ادا کرتے ہیں جو اس کردار کی شخصیت طبقے اور پیشے سے مطابقت رکھتے ہیں"۔(18)

مسٹر نوبل کی زبان جو مکالے ادا ہوتے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک انگریز باشندہ ہے۔ان کی اردو میں انگریزی الفاظ کی آمیزش موجود ہے۔

علامہ راشید الخیری کو بھی مکالمہ نگاری میں خصوصی مہارت حاصل ہے بھی انھوں نے نذیر احمد کے انداز تحریر کو سامنے رکھ کر مکالمہ نگاری کی ہے۔راشید الخیری نے اس فن کو آگے بڑھایا اور نذیر احمد کے مکالموں کو چار چاند لگادیے۔ان کے مکالموں میں بھی انگریزی الفاظ کی آمیزش ہے۔

(۴)منظر نگاری: ابن الوقت میں ڈپٹی نذیر احمد نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی اور اس کے بعد کے واقعات کا منظر نامہ پیش کیا گیا ہے اس منظر نامے کو مصنف نے بڑے فنکارانہ اور حقیقت پسندانہ انداز سے پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔اس دور کے سیاسی، سماجی، معاشی ہندوستان کے حالات اور نو آبادیاتی

باشندوں کو درپیش مسائل و مصائب کا تجزیہ خوبصورتی سے کیا ہے۔ناول کے منظر میں ہندوستان کے مشہور شہر دلی کا قدیم مسلم اور جدید انگریزی معاشرے کو اپنی تمام خوبیوں اور خامیوں کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ مصنف نے ذاتی تجربے اور مشاہدے سے بھی فائدہ اٹھاتے ہوئے ۱۸۵۷ء کے ہنگامے کا منظر ایک خاص تسلسل سے دکھانے کی کوشش کی ہے۔

اسی طرح ناول بنت الوقت میں بھی مصنف نے ۱۸۵7ء اور اس کے بعد کے حالات وواقعات کو ناول کے منظر میں دکھانے کی کوشش کی ہے۔مصنف نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد کے مناظر کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

" ۱۸۵۷ء کی شریف گردی سے جس بڑے بڑے رئیسوں اور نوابوں کو بھیک منگوائی حکومت اور راج کرنے والوں کو دوسروں کے رحم کا محتاج بنادیا مرزا وحید کا خاندان بھی محفوظ نہ رہا"۔(۱۹)

دونوں ناولوں کا آغاز جنگ آزادی کے بعد کے حالات سے ہوتا ہے۔دونوں ناولوں کی منظر نگاری میں زوال پزیر مغل حکومت کے بعد کے محکوم معاشرے کو پیش کیا ہے جو بالکل فطری اور حقیقی معلوم ہوتا ہے۔

(۵)تکنیک:

تکنیک وہ طریقہ کار ہے جس کے ذریعے مصنف اپنے تجربات، احساسات اور خیالات کو مختلف اسالیب کے ذریعے بیان کرتے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ تخلیقی اظہار کے طریقے کو تکنیک کہا جاتا ہے۔فنی حوالے سے تکنیک فن پارے کی قدر و قیمت متعین کرنے میں معاون ہوتی ہے اردو کے ابتدائی دور کے ناول نگاروں کے سامنے کوئی خاص تکنیک نہیں تھی اس میں پیچیدگی کا احساس نہیں ہوتا اس وجہ سے نذیر احمد اور راشد الخیری دونوں کے ناول آج بھی اپنی اندر ایک خاص جاذبیت رکھتے ہیں اور یوں دونوں ادیبوں نے بیانیہ انداز اپنایا ہے۔ جن کو پڑھتے وقت سمجھنے میں کوئی دشواری محسوس نہیں ہوتی۔

(۶)اسلوب:

اسلوب طرز تحریر اور مصنف کا آئینہ دار ہوتا ہے بہ قول بفن۔۔۔۔۔۔اسلوب وہ انداز تحریر ہے جو ایک انسان کو دوسرے سے ممتاز کرتی ہیں۔نذیر احمد نے ابن الوقت میں سادہ، برجستہ، روزمرہ بول چال کے بے تکلف انداز تحریر کو اپنایا ہے۔ان کے کرداروں کے منھ سے ادا کیے گئے مکالموں سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اس کردار کا تعلق کس طبقے سے ہے رام بابو سکسینہ نذیر احمد کی طرز تحریر اور اسلوب کے حوالے سے راقم طراز ہے۔

" کبھی کبھی عربی اور فارسی غیر مانوس الفاظ لے آتے ہیں جس سے کہیں کہیں رنگین عبارت میں بجائے چستی اور خوبصورتی کے بھونڈا پن اور خرابی پیدا ہو جاتی ہے "۔اس کے ساتھ ساتھ نذیر احمد کے مزاج اور سلوب میں ظرافت اور طنز کا عنصر بھی موجود ہے جس کی وجہ سے قارئین ان کی طرف مبذول ہو جاتے ہیں ابن الوقت میں لکھتے ہیں۔"(۲۰)

"ہندوستانیوں کی انگریزی اگر ہنسنے کے قابل ہے تو اس کے مقابل میں انگریزوں کی اردو رونے کے لائق ہے انگریز ساری عمر ہندوستانی سوسائٹی میں رہتے ہیں اور پھر وہی ول ٹم کیا مانگتا"۔(21)

اس انداز تحریر کی وجہ سے نذیر احمد کو ناول نگاری میں ایک مقام حاصل ہے۔

راشد الخیری کا اسلوب بھی جاندار اور متاثر کن ہے۔بنت الوقت میں وہ سادہ اور عام فہم زبان استعمال کرتے ہیں۔ ناول کو پڑھتے ہوئے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ انھوں نے نذیز احمد کی کافی حد تک تقلید کی ہے جب ہم ان دونوں ناول نگاروں کے اسلوب کا موازنہ کرتے ہیں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے نذیر احمد کے انداز تحریر سے اپنی تحریر کو زیادہ پر کشش اور موثر بنانے کی کوشش کی گئی ہے جس کی وجہ سے وہ لوگوں میں مقبول ہوئے اور مصور غم کا خطاب حاصل کیا۔راشد الخیری کے اسلوب میں بھی طنز کا عنصر موجود ہے۔ جب بنت الوقت اور اس کی بہن مغربی لباس پہن لیتے ہیں تو مصنف ان الفاظ میں طنز کرتے ہیں

"فرخندہ نے سر سے پگڑی باندہ مردبنی اور دوسری بہن آنکھوں پر عینک لگا بکرے کی طرح ہاتھ پاؤں کے بل اس طرح باہر آئی کہ اس کے گلے میں زنجیر"۔(۲۲)

(۷)فلسفہ حیات:

ہر انسان کا اپنا نقطہ نظر ہوتا ہے۔ ادیب لوگوں کو زندگی گزارنے کا درس دیتا ہے۔ ناول کا تعلق انسانی زندگی اور انسانی سماج سے ہے۔ اس لیے ناول کے کردار بھی انسانی معاشرے سے اخذ کیے جاتے ہیں۔ نذیر کا تعلق ہندوستانی معاشرے سے تھا۔ ۱۸۵۷ء کے بعد ہر طرف ہندوستان سماجی اور تہذیب و ثقافت میں تبدیلیاں رونما ہو چکی تھی اور مزید ہو رہی تھیں نذیر احمد اپنے عہد کے بہت بڑا مفکر، مبلغ اور مصلح تھے ابن الوقت ناول کے ذریعے انھوں نے معاشرے میں درپیش نئے مسائل اور تبدیلی پر غور و فکر کیا انھوں نے مغربی تہذیب کی اندھی تقلید، غلط رسم و رواج تو ہم پرستی اور تعقل پرستی پر عمل پیرا ہونے اور معاشرے کی برائیوں سے مقامی نو آبادیاتی باشندوں کو بچانے کی کوشش کی گئی ہے وہ صرف ایک قدامت پرست اور تنگ نظر مولوی نہیں تھے بلکہ وقتی تقاضوں کے ساتھ جدید مغربی علوم حاصل کرنے کی تلقین بھی کرتے تھے۔ کیوں کہ اس دور میں ہندوستانی معاشرہ تبدیلی کی طرف رواں دواں تھا اس لیے مصنف مشرقی علوم کے ساتھ مغربی اور جدید سائنسی علوم و افکار کو حاصل کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ اس نقطہ نظر کو سامنے رکھتے ہوئے۔ نذیر احمد نے ابن الوقت ناول کے ذریعے ہندوستانی باشندوں کی اصلاح کی ہے۔

علامہ راشد الخیری بھی سماجی اور اصلاحی ناول نگار ہیں اور سماجی ناولوں میں ڈپٹی نذیر احمد سے متاثر تھے۔ دونوں ناول نگار نو آبادیاتی ہندوستانی باشندوں کی مادی ترقی اور سرفرازی چاہتے تھے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ مصنف مشرقی اور مغربی تہذیب کی خامیوں اور خوبیوں سے پوری طرح واقف تھے۔ ناول بنت الوقت میں مصنف کا نقطہ نظر یہ ہے کہ مغرب کے اندھی تقلید مقامی مسلمان خواتین کے لیے سخت نقصان دہ ہے۔ مغربی طریقوں کے اپنا نے سے وہ ان کے برے نتائج اور نقصانات سے آگاہ کرتے ہیں۔ دونوں ناول نگار اپنے لوگوں کی بہتری اور بھلائی چاہتے ہیں دونوں اصلاحی ناول نگار ہیں۔

(۸)دونوں ناولوں کے ہیروز:

ناول بنت الوقت کی ہیروئن فرخندہ ہے جو مشرقی لباس، عادات و اطوار اور مقامی روایات کو خیر باد کہہ کر انگریزی طرز زندگی اختیار کر لیتی ہے۔ جو بعد میں اس کو مہنگا پڑتا ہے مصنف نے ناول میں یہ بات واضح کرنے کی کوشش کی ہے کہ انسان کو ہمیشہ اپنی روایات اور جڑوں سے پیوست رہنا چاہیے اپنی تہذیب و ثقافت سے دوری کا عبرت ناک انجام ہوتا ہے۔

نذیر احمد کے ناول کا ہیرو ابن الوقت ہے اس کو مصنف نے جابجا تنقید کا نشانہ بنایا ہے راشد کی طرح نذیر احمد کہتے ہیں کہ جو لوگ اپنے وضع کو چھوڑ کر دوسروں کی پیروی کرتے ہیں وہ نقصان اٹھاتے ہیں۔

(۹)تجربات زندگی:

دونوں ناولوں کے ہیروز ناقص اور کمزور تصور رکھتے ہیں اور بغیر سوچ سمجھ کے مغربی طور طریقوں، جدید مغربی علوم اور رسوم و روایات کا خیر مقدم کرتے ہیں جو بعد میں ان کے لیے نقصان کا باعث بنتی ہیں۔

(10)نو آبادکاروں کا رویہ:

راشد الخیری اور نذیر احمد دونوں نے نو آبادیاتی نظام ان کی حکومت اور محکوم باشندوں کو کمتر تصور کرنے کے مختلف رویوں اور سازشوں کا ذکر بھی کیا ہے۔

(11)۔حاکم اور محکوم

دونوں ادیبوں نے حاکم اور محکوم طبقے کی عکاسی کی ہے۔

(12)۔مسلم تہذیب و ثقافت کی تلقین:

ناول ابن الوقت میں حجتہ السلام مسلم تہذیب و ثقافت کی تلقین کرتا دکھائی دیتا ہے جبکہ ناول بنت الوقت میں حسین بی کا کردار مقامی مسلمانوں کو اسلامی تہذیب و ثقافت اور اصولوں پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کرتی ہے۔

(13)دوستوں میں مماثلت:

Vol.4 No.4 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

دونوں ناولوں کے ہیروز ہیں۔ ان کے دوستوں اور رشتہ داروں کے درمیان ایک باہمی ربط اور مماثلت دکھائی دیتی ہے۔ ابن الوقت کا دوست حجتہ الاسلام ہے اور بنت الوقت کی سہیلی حسین بی ہے جب ابن الوقت انگریزوں سے متاثر ہوتا ہے اور مغربی وضع داری اختیار کرتا ہے تو حجتہ الاسلام اس کو نصیحت کرتا ہے اسی طرح جب بنت الوقت مس داکر سے متاثر ہوتی ہے اور مغربی پیروی شروع کرتی ہے تو حسین بی نصیحت کرتی ہے کہ ہندوستان کی مقامی روایات مغربی پیروی سے بغاوت بہت بہتر ہیں لیکن اس کے باوجود دونوں ناولوں کے ہیروز اپنے دوستوں کو خاطر میں نہیں لاتے اور کافی حد تک اپنی روایات سے بغاوت کرتے نظر آتے ہیں یوں دونوں ناولوں کے ہیروز میں روایت سے بغاوت کا جذبہ موجود ہے۔

(14)۔دونوں ناولوں کا اختتام:

دونوں ناولوں کا اختتام غیر منطقی انداز میں ہوتا ہے۔

دونوں ناولوں میں افتراقات:

ا۔ نذیر احمد ناول ابن الوقت کے ذریعے مغربی وتمدن کو اپنانا ہندوستان کے محکوم باشندوں کے لیے بہتر سمجھتے ہیں۔ بنت الوقت میں راشد الخیری مغربی تہذیب کو اپنانا دراصل ہندوستانی تہذیب کا زوال سمجھتے ہیں۔

۲۔ ابن الوقت میں مصنف مغربی تہذیب، مادی ترقی، جدید سائنسی علوم اور مغربی فلسفے سے متاثر دکھائی دیتے ہیں مغل حکومت کے بجائے انگریزوں کو سراہتے ہیں جبکہ بنت الوقت میں راشد مغربی تہذیب کی تحسین وستائش کرتے نظر آتے ہیں مصنف خواتین کی آزادی اور مغربی تعلیم کی حمایت نہیں کرتے مغربی فلسفے سے متاثر دکھائی نہیں دیتے۔

۳۔ ابن الوقت میں مصنف نے انگریز، ہندو اور مسلمان تینوں قوموں کے کرداروں کو پیش کیا ہے۔ اس کے برعکس بنت الوقت میں مصنف نے صرف انگریز اور مسلم کردار اور تہذیب وثقافت کو پیش کیا ہے۔

4۔ علامہ کی نثر میں جذباتیت زیادہ ہے جبہ نذیر احمد کی نثر میں مقصدیت اور اصلاح زیادہ ہے۔

5۔ راشد الخیری کے کردار نہ کھلے طور پر مغربی تہذیب کے مخالف میں اور نہ حمایت بلکہ ہمدردیوں کے حاصل نظر آتے ہیں جبکہ نذیر احمد کے کردار مغربی تہذیب اور کلچر اپنانے کے لیے مقامی مذہب اور کلچر دونوں کو قربان کر دیتے ہیں۔

6۔ نذیر احمد کے کردار مغربی تہذیب کے دلدادہ نظر آتے ہیں جبکہ راشد الخیری کے کردار مشرقی تہذیب وثقافت کے دلدادہ نظر ہیں۔

7۔ نذیر احمد مغل حکومت کی بجائے لوگوں کے لیے انگریزوں کی حکومت کو بہتر سمجھتے ہیں جبکہ راشد الخیری انگریز نو آبادکاروں کی بجائے مغل حکومت کو اچھا تصور کرتا ہے۔ ہندوستانی باشندوں کے لیے راشد الخیری ہندوستان کی مقامی حکومت اور تہذیب ختم ہونے پر ماتم کناں ہے۔

8۔ راشد الخیری کے ناول بنت الوقت میں جذباتیت اور تاثریت زیادہ ہیں جبکہ نذیر احمد کے ناول ابن الوقت میں مقصدیت اور اصلاح زیادہ ہے۔

9۔ راشد الخیری نو آبادیاتی دور حکومت میں مقامی مسلمان عورتوں کی جدید تعلیم وتربیت کے خواہاں ہیں اس کے برعکس نذیر احمد نو آبادیاتی دور میں ہندوستان کی محکوم مرد باشندوں کو جدید انگریزی اور سائنسی علوم کی تعلیم سے روشناس کرانے کی کوشش کرتے ہیں۔

حوالہ جات

1.Stanfort Encyclopedia of Philosophy, First published Aug, 2017,P.201

2۔ نذیر احمد، ڈپٹی، ابن الوقت، الفیصل ناشران وتاجران کتب، لاہور، ۲۰۱۱، ص ۳۹

3۔ ایضاً، ص ۴۴

4۔ ایضاً، ص ۱۲۰

5۔ ایضاً، ص ۶۴

6۔ ایضاً، ص ۷۸

Vol.4 No.4 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

7- ایضاً، ص ۱۰۳
8- ایضاً، ص ۷۸
9- ایضاً، ص ۱۶۲
10- ایضاً، ص ۱۵۵
11- علامہ، راشد الخیری، بنت الوقت، دُرویش پریس، دہلی ۱۹۱۸ء، ص ۹
12- ایضاً، ص ۱۷
13- ایضاً، ص ۲۶
14- ایضاً، ص ۴۳
15- ایضاً، ص ۴۴
16- جمیل اختر، نذیر احمد، اردو اکادمی دہلی، ۲۰۰۸، ص ۷۰
17- سید وقار عظیم، پرفیسر، داستان سے افسانے تک، الوقار پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۴، ص ۷۸
18- اویس احمد ادیب، اردو کا پہلا ناول نگار، ہندوستانی اکیڈمی یوپی، ۱۹۳۴، ص ۷۷
19- علامہ راشد الخیری، بنت الوقت، دُرویش پریس، دہلی ۱۹۱۸ء، ص ۸
20- نذیر احمد، ڈپٹی، ابن الوقت، الفیصل ناشران و تاجران کتب، لاہور ۲۰۱۱ء، ص ۴۴
21- علامہ راشد الخیری، بنت الوقت، دُرویش پریس، دہلی ۱۹۱۸ء، ص ۳۳
22- ایضاً، ص ۳۴

کتابیات

اویس احمد ادیب، اردو کا پہلا ناول نگار، ہندوستانی اکیڈمی یوپی، ۱۹۳۴ء
تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان وہند، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، س ن
جمیل اختر، نذیر احمد، اردو اکادمی دہلی، ۲۰۰۸ء
جمیل جالبی، ڈاکٹر اردو میں تاریخ ادب اردو (جلد سوم)، مجلس ترقی ادب لاہور، ۲۰۱۵
رشید احمد گوریجہ، اردو میں تاریخی ناول، ابلاغ اردو بازار لاہور، س ن
سلیم اختر، ڈاکٹر، اردو ادب کی مختصر ترین، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور ۲۰۱۳
سید وقار عظیم، پرفیسر، داستان سے افسانے تک، الوقار پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۴ء
علامہ راشد الخیری، بنت الوقت، دُرویش پریس، دہلی ۱۹۱۸ء
محمد یلیین، ڈاکٹر، ناول کا فن اور نظریہ، کتاب سرائے پبلیشرز، لاہور، ۲۰۱۳، ص ۹
نذیر احمد، ڈپٹی، ابن الوقت، الفیصل ناشران تاجران کتب، لاہور، ۲۰۱۱ء
نذیر احمد، ڈپٹی، ابن الوقت، الفیصل ناشران و تاجران کتب، لاہور ۲۰۱۱ء